149438-مالدار باپ کو اپنے فقیر اور تنگ دست بہو بیٹے پر خرچ کرنا چاہیے

سوال

میرے لیے ایک محترم خاندان سے تعلق رکھنے والے با اخلاق اور دیندار شخص کا رشتہ آیا اور میں نے یہ رشتہ اس کی جانب سے پیش کردہ شروط کے مطابق رشتہ قبول کر لیا، شرط یہ تھی کہ میں اس کے والدین کے ساتھ رہوں گی اور ملازمت نہیں کرونگی.

لیکن مشکل یہ درپیش ہے کہ اسے ابھی تک کوئی ملازمت اور کام نہیں مل سکا، کیا ہمارے لیے اس میں کوئی حرج تو نہیں کہ میرا سسر اپنے بیٹے کو ملازمت حاصل ہونے تک اخراجات ادا کرے، یا کہ ہم ملازمت کے حصول تک شادی مؤخر کر دیں ؟

پسندیدہ جواب

آپ پر کوئی حرج نہیں کہ شادی کے بعد آپ کا سسر آپ دونوں کے اخراجات برداشت کرے، جب آپ کا سسر مالدار اور غنی ہے اور اپنے تنگ دست بیٹے کے اخراجات برداشت کر سکتا ہے تو اسے بیٹے پر خرچ کرنا چاہیے، کیونکہ باپ کے ذمہ واجب نفقہ میں شامل ہوگا حتی کہ بیٹے کو مل جائے، اور اس کی آمدنی کی کوئی صورت نکل آئے.

اور بیٹے کو بھی چاہیے کہ وہ ملازمت و کام کے حصول کی حقیقی کوشش کرے؛ تا کہ وہ اور اس کی بیوی اپنے والد پر بوجھ نہ بن جائے.

مرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" آدمی پر واجب ہے کہ اس کے ذمہ جس کا نفقہ واجب ہے یعنی آباء واجداد اور بیٹے اور پوتے وغیرہ جن کا اس پر نفقہ واجب ہے وہ اسے عفت و عصمت اختیار کرنے میں معاون بنے، صحیح مسلک یہی ہے " انتہی

دیکھیں : الانصاف (404/9).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ہر وہ شخص جس کا کسی شخص پر دوسرے کو عفیف رکھنا لازم ہے، اس کی بیوی کا نان و نفقہ بھی اس پر لازم ہوگا؛ کیونکہ اس کے بغیر اس کی عفت و عصمت کو محفوظ رکھنا ممکن ہی نہیں.

امام احمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ باپ پر اپنی بہو کا نان و نفقہ لازم نہیں؛ یہ اس پر محمول ہے کہ اگر بیٹے کے پاس نان و نفقہ ہو تو پھر باپ پر لازم نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں : المغنی (173/8).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر نوجوان کے پاس اپنی شادی کرنے کے لیے مطلوبہ مال ہو کہ وہ اتنی رقم اور مال سے شادی کر سکتا ہے تو اسے شادی کرنی چاہیے، اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو اور اس کا والد اس کی شادی کرنے پر قادر ہو تو والد کو اس کی شادی کرنا ہوگی.

اسی طرح باپ کے ذمہ بیٹے کا نان و نفقہ اور کھانا پینا اور لباس اور رہائش بھی واجب ہوگی، اللہ تعالی نے جسے غنی اور مالدار کیا ہو اور اس کے بچے نکاح کی عمر کو پہنچ چکے ہوں اور وہ باپ سے شادی کرنے کا کہیں یعنی یا تو واضح الفاظ میں شادی کا مطالبہ کریں، یا پھر ان کے اعمال اور افعال شادی کرنے پر دلالت کرتے ہوں تو باپ کے لیے انہیں شادی سے روکنا حلال نہیں.

بلکہ ان کی شادی واجب ہے، اگر وہ انکی شادی نہیں کرتا تو گنہگار ہوگا، اور اللہ تعالی اس کے مال و دولت میں برکت نہیں فرمائیگا" انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (492/9).

اور شیخ عبد الکریم الخضیر حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"اولاد میں سے محتاج اور ضرورتمند جس کا کوئی کام نہ ہو اور اس کا والد مالدار اور قدرت رکھتا ہو تو اسے محتاج بیٹے پر خرچ کرنا لازم کیا جائیگا" انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ عبد الکریم الخضیر (23).

واللہ اعلم.